

آنے والا تو گیارہ کرب عالم غم و مہم دروں اور دکھوں کی تھکانی میں کھو گیا۔ ہفتہ ہو گیا تلاش کرتے کرتے
مگر ان کا نشان نہ زمین پر نہ بادلوں میں۔ ہاں صرف نگاہوں میں اور دلوں میں وہ بھی صرف اپنے دل کے زخمی دلوں میں۔

ان اللہ دانایا اور اجوعضہ طفیل تلبین، بزمیں اور کانونوں کا کافرا ہرزہ سڑکوں سے بھی اس وادی میں کھو جانے والوں کا
کبھی سرخ طلا، منها حلتک کو و فیما نغیدکم ہم نے تمہیں اسی میں سے پیدا کیا اور تمہیں اسی میں لوٹا
دیے گئے! لوٹ کر جانے والو تم پر تمہارے ایمانوں اور عمل صالح کے عوض رحمت کی بارش ہو تم مغفرت کے بجز ذرا
میں غوطہ لگاؤ اور بعد میں آنے والوں کو بشارتیں بانٹو! تم جہان گئے ہو یقیناً تمہیں رہاں سے پیدا کیا گیا تھا
اور اب تم آسودہ خاک ہو۔ تم بالظنار تم بالظنار تم بالظنار

تم دلہنوں کا مانند سو جاؤ

--- جو "میاں" صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں، وہ اس قابل نہیں ---

کہ اُسے مُنر بھی لگایا جئے

جو نام نہاد مسلمان نبوت کے ان ڈاکوؤں سے حسن سلوک کے قائل ہیں یا ان سے رواداری پر عامل ہیں وہ جہاں نصیب
روزِ محشر شفیق امت حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا منر لے کر جائیں گے۔ جو "میاں" صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں، وہ
اس متاثر نہیں کہ اُسے منر بھی لگایا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب عالیہ پر ڈاکو ڈالنے والا سید کذاب کی طرح
آج بھی واجب القتل ہے۔ ارتداد ایک ایسا مجرم ہے جس کی معافی اسلام میں کہیں نہیں۔ "مزدا" اور اُس کے ماننے والے ---
دجال، کذاب، مرتد، واجب القتل اور جہنمی ہیں!

بانی احمدیہ سوسائٹی محمد علیہ تحفظ غیر نبوت اور شرعیہ سے عطا ہوا شہادہ بخاری

ختمِ نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھے ابام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت
میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے، تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ میل کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا۔ حالانکہ وہ حضور رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصدق تھا اور اُس کی اذان میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق تھی :-

علامہ اقبال
از اقبال ص: ۲۵

